احسان دانش

(1914ء تا 1982)

نعت

تدریسی مقاصد

www.office.com.pk

- طلبہ کو نعت کے بارے میں بتانا
- طلبہ کے دلوں میں حضرت محمد ﷺ کی محبت پیدا کرنا۔
- طلبہ کو حضور ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنا
- طلبہ کو حضور ﷺ کا مقام بتانا
- طلبہ کو احسان الحق دانش کے حالاتِ زندگی سے روشناس کروانا
- طلبہ کو احسان دانش کے اسلوب سے متعارف کروانا

شاعر کے حالاتِ زندگی

نام: احسان الحق اور تخلص بھی احسان ہی تھا، **ولدیت:** قاضی دانش علی

جائے پیدائش: کاندھلہ ضلع مظفرگڑھ (بھارت)

تعلیم: ابتدائی تعلیم اپنی والدہ کے قصبے کاندھلہ ضلع مظفرگڑھ (بھارت) میں ہوئی۔ گھریلو مالی حالت اچھی نہ تھی، اس لیے باقاعدہ تعلیم نہ پا سکے اور وقتاً فوقتاً معمولی کام کرنے لگے، جن میں مزدوری کے علاوہ مالی اور قلی تک کے کام بھی شامل تھے۔ احسان دانش نے کسی زمانے میں انارکلی بازار لاہور کی بغلی سڑک ایبک روڈ پر "مکتبہ دانش" بھی قائم کیا تھا۔ جہاں وہ کتابوں کا کاروبار کرتے تھے۔

احسان کو شاعری سے لگاؤ کم عمری ہی سے ہو گیا تھا اور وہ قیام پاکستان سے

http://www.office.com.pk

بہت پہلے لاہور آ گئے۔ یہاں کے ادبی ماحول نے انھیں بہت جلد محفلوں میں نمایاں کر دیا۔ احسان دانش اردو کے نامور شاعر اور فاضل ادیب علامہ تاجور نجیب آبادی کے شاگردوں میں شامل تھے اور پھر آگے ان کے سینکڑوں شاگرد تھے۔ کسی زمانے میں مشاعروں میں اپنا کلام نہایت دلکش ترنم سے پڑھتے تھے۔ وہ بہت سادہ، فقیر منش، متقی، خوش اخلاق اور ملنسار شخص تھے۔

تصانیف: ان کی شاعری کے کئی مجموعے چھپ چکے ہیں، جن میں آتش سیال، نوائے کارگر، نفیر فطرت، جادۂ نو، قفل سلاسل اور چراغاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ دارین کے نام سے ان کا نعتیہ کلام بھی منظر عام پر آ چکا ہے۔ شاعری کے علاوہ وہ ایک نثر نگار بھی تھے۔ انھوں نے نثر میں بھی بعض ضروری موضوعات مثلاً "ضرب الامثال اور تذکیر و تانیث پر کام کیا ہے اور وہ چھپ چکا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے کراچی کے ایک ماہنامہ "جام نو" نے "احسان دانش نمبر" شائع کیا تھا، اس میں ان کی زندگی کے حالات اور شاعری پر خاصے مفصل مضامین موجود ہیں۔ احسان دانش نے "جہان دانش" کے نام سے اپنے حالات زندگی خود بھی لکھے ہیں۔

وفات: احسان دانش نے 1982ء میں وفات پائی۔

مرکزی خیال

اس نعت میں احسان دانش نے آپ ﷺ کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کی وجہ سے دنیا سے ظلم و ستم کے بادل چھٹ گئے اور انسانوں کو ایک نئی اور صحیح منزل کی طرف جانے کا راستا مل گیا۔

خلاصہ

حضور ﷺ کی آمد سے ظلم و جور ختم ہو گیا اور بے چین لوگوں کو قرار مل گیا۔ آپ

http://www.office.com.pk

ﷺ نے محبت کا پیغام دیا۔ اب انسان اپنی حقیقت سے آشنا ہو جائے گا کیوں کہ آپ ﷺ کی آمد سے اس بات کا یقین ہو گیا ہے۔ جو قیامت تک کے لیے نبی ہیں۔ ان کی آمد ہو گئی ہے۔ اب دنیا کو نئی منزل مبارک ہو کیوں کہ منزل کا راستا بتانے والے آ گئے ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دو عالم	دونوں جہاں مراد یہ دنیا اور دوسری دنیا	امداد گار	مدد کرنے والا
امین	امانت دار	غم گسار	غم بٹانے والا
اصولِ محبت	محبت کرنے کا طریقہ	پیغام	کسی کی بات زبانی دوسرے تک پہنچانا
محبوب	پیارا	پروردگار	پالنے والا مراد اللہ تعالیٰ
عرفان	شناخت، پہچان	اعتبار	بھروسا
چراغِ محبت	محبت کا دیا	ذی وقار	معزز، بلند مرتبے والا
خضر	ایک پیغمبر جن کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بھولے بھٹکوں کو راستا دکھاتے ہیں	صد	سو

اشعار کی تشریح

شعر نمبر: 1 دو عالم کا امداد گار آ گیا ہے
امیں آ گیا، غم گسار آ گیا ہے

حل لغت

عالم: دُنیا۔ امداد گار: مددگار، مدد کرنے والا۔ امین: امانت دار۔ غم گسار: غم

http://www.office.com.pk

خوار، ہمدرد

مفہوم: دو عالم کا مددگار آ گیا ہے یعنی امانت دار اور غم خوار آ گیا ہے۔

تشریح: یہ نعت کا شعر ہے۔ نعت ایسی نظم کو کہا جاتا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔ اس شعر میں احسان دانش نبی کریم ﷺ کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ دونوں دنیاؤں میں ہمارے مددگار ہیں۔ ایک یہ فانی دنیا اور دوسری آخرت کی دنیا جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اس دنیا میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی امانت یعنی دینِ اسلام ہم تک پہنچایا۔ ہمیں زندگی گزارنے کے طریقے بتائے۔ ہمیں خیر و شر کی باتوں سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے دینِ اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر کے اپنی اُمت کے لیے راہِ عمل متعین کی۔ دوسرے لفظوں میں آپ ﷺ نے امت کو بتایا کہ دین کیا ہے اور اس پر کس طرح عمل کرنا ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی امانت یعنی قرآنِ مجید کو بحفاظت ہم تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ اسی طرح دوسری دُنیا یعنی آخرت میں بھی اپنی اُمت کی شفاعت کریں گے، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کے اُمتی ہونے کا حق ادا کریں۔ آپ ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں۔ آپ ﷺ نے جو راستہ ہمیں بتایا ہے ہم اُس راستے پر چلیں۔ صدقِ دل سے آپ ﷺ کی باتوں پر ایمان لائیں، اسی صورت میں ہم آپ ﷺ کی شفاعت کے حق دار ہو سکتے ہیں۔ آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات سراپا رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

''اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔''

شاعر دُنیا کو خوش خبری دیتے ہوئے کہتا ہے کہ حضور ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے ہیں جو دونوں جہانوں میں ہمارے مددگار ہیں۔

http://www.office.com.pk

شعر نمبر 2: غریبوں کی جاں کو ، یتیموں کے دل کو
سکوں ہو گیا ہے ، قرار آ گیا ہے

حل لغت

یتیم: ایسا بچہ جس کا باپ وفات پا چکا ہو۔ سکون: اطمینان، تسلی۔ قرار: چین

مفہوم: غریبوں کی جان کو سکون ہو گیا ہے اور یتیموں کے دل کو چین آ گیا ہے۔

تشریح: احسان دانش حضور ﷺ کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی آمد سے پہلے عرب معاشرہ جہالت کے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ ''جس کی لاٹھی اُس کی بھینس'' کا قانون اپنایا جاتا تھا۔ امیر لوگ تمام برائیوں کے باوجود اپنی دولت کے بل بوتے پر صاحبِ عزت تھے۔ غریبوں کا کوئی پُرسانِ حال نہیں تھا۔ اگر کوئی غریب یتیم ہوتا تو اس کے لیے در در کی ٹھوکریں ہی ہوتیں۔ اس کی کسی جگہ عزت نہ ہوتی۔ اگر کوئی امیر بچہ یتیم ہو جاتا تو اس کے لالچی رشتے دار اس کے مال و متاع پر قبضہ کرنے کے لیے طرح طرح کے حیلے بہانوں کو کام میں لاتے۔ دوسرے لفظوں میں ہر طرف ظلم و جور کا بازار گرم تھا۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے ساری لاقانونیت ختم ہو گئی۔ اسلام نے ہر شخص کے حقوق متعین کر دیے۔ عظمت اور بڑائی کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ اس طرح غریبوں اور یتیموں کو بھی اپنے حقوق میسر آئے۔ وہ بھی بے خوف و خطر اپنی زندگی گزارنے لگے۔ ان کے دل بھی اطمینان کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔

شعر نمبر 3: اصولِ محبت ہے ، پیغام جس کا
وہ محبوبِ پروردگار آ گیا ہے

حل لغت

اصول: طریقہ۔ پیغام: کسی تک زبانی بات پہنچانا۔ محبوب: پیارا۔ پروردگار: پالنے والا مراد اللہ تعالیٰ

http://www.office.com.pk

مفہوم: جس کا پیغام محبت کا اصول ہے وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا آ گیا ہے۔

تشریح: حضور ﷺ کی پوری زندگی محبت کا درس دیتی ہے۔ آپ ﷺ نے عرب کی جاہل اور اجڈ قوم کو زندگی گزارنے کے طریقے بتائے اور انھیں مہذب قوموں کے شانہ بشانہ لا کھڑا کیا۔ آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کے لیے محبت کا طریقہ اپنایا۔ آپ ﷺ نے اپنی میٹھی زباں سے کافروں کے پتھر جیسے سخت دلوں کو موم کیا۔ آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی دوسروں کو محبت کا سبق دیتے اور خود اس پر عمل کرتے گزاری۔ آپ ﷺ اس بات کی جیتی جاگتی تفسیر تھے

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس دُنیا میں بھیجنا تھا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بنائی ہے۔

تو مقصدِ تخلیق ہے تو حاصلِ ایماں
جو تجھ سے گریزاں وہ خدا سے ہے گریزاں

شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے اور ساری دنیا کو محبت کا پیغام دیا۔

شعر نمبر 4: اب انساں کو انساں کا عرفان ہو گا
یقیں ہو گیا ، اعتبار آ گیا ہے

حل لغت

عرفان: معرفت، پہچان، شناخت۔ یقین ہونا: کسی چیز کو دل سے مان لینا۔
اعتبار: بھروسا

مفہوم: اب انسان کو انسان کی پہچان ہو جائے گی کیوں کہ انھیں بھروسا اور یقین ہو گیا ہے۔

تشریح: خالقِ کائنات نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان میری ذات کی پہچان کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی تخلیق کے

http://www.office.com.pk

مقصد پر بھی غور کرے۔ انسان دنیا میں محض کھانے پینے اور کام کاج کرنے کے لیے ہی نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کرے۔ حضور ﷺ اس دُنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو ان کے صحیح مقام سے آشنا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے قرآن مجید نازل کیا۔ حضور ﷺ اس کی عملی تفسیر ہیں۔ بقول پروفیسر ایاز اصغر شاہین

اُسی کی ذات ہے قرآں کی حسیں تفسیر
اسی کا قول و عمل مستقل حوالہ ہے

شاعر کہتا ہے کہ اب صحیح معنوں میں انسان کو اس چیز کی پہچان ہو گی کہ انسان کیا ہے اور اس کی تخلیق کا مقصد کیا ہے۔ انسان اب اپنے آپ کو پہچانے گا کیوں کہ کامل انسان کی زندگی کا نمونہ اس کے سامنے آ گیا ہے۔ نبی پاک ﷺ انسانِ کامل ہیں۔ آپ ﷺ کے سوا نہ تو کوئی انسان کامل ہوا ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ آپ ﷺ کی ذات ایک مکمل ذات ہے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو سن کر اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ انسان کی تخلیق کا مقصد کیا ہے۔

شعر نمبر 5: بجھے گا نہ جس کا چراغِ محبت
وہ پیغمبرِ ذی وقار آ گیا ہے

حل لغت

چراغ: دیا۔ پیغمبر: پیغام پہنچانے والا۔ ذی وقار: عزت والا

مفہوم: جن کی محبت کا دیا کبھی نہ بجھے گا وہ عزت والا پیغمبر آ گیا ہے۔

تشریح: احسان دانش حضور ﷺ کی آمد کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس دنیا میں تشریف لا کر محبت اور الفت کا جو دیا روشن کیا ہے وہ کبھی

http://www.office.com.pk

نہیں بجھے گا۔ شاعر کے کہنے سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اسلام کے نور سے ساری دنیا کو منور کر دیا ہے۔ دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی روشنی پھیل گئی۔ یہ روشنی قیامت تک ضوفشاں رہے گی۔ اب یہ روشنی بجھ نہیں سکتی۔ دینِ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے دینِ اسلام کی جو شمع روشن کی ہے وہ قیامت تک روشن ہی رہے گی۔ شاعر حضور ﷺ کی آمد کا ذکر کر رہا ہے۔ اسی مضمون کو احسان دانش نے ان الفاظ میں بھی باندھا ہے۔

ہوا جہاں میں تری ذات کا درود
نظر کی حد سے بھی آگے تھے روشنی کے حدود
ترے جمال سے لپکا ادب میں شعلۂ زیست
ترے سبب سے ہوا اہتمام بزمِ وجود

شعر نمبر 6: زمانے کو اب اپنی منزل مبارک
که اک خضرِ صد رہ گزار آ گیا ہے

حل لغت

منزل: پہنچنے کی جگہ۔ مبارک: باعثِ برکت۔ خضر: مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق ایک پیغمبر کا نام جنھوں نے آبِ حیات پیا ہے اور قیامت تک زندہ رہیں گے، جو خشکی اور تری پر عبور رکھتے ہیں اور بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھاتے ہیں۔ کنایتہً راہ نما، راہبر۔ صد: سو۔ راہ گزار: راستہ

مفہوم: زمانے کو اب اپنی منزل مبارک ہو کہ ایک راہبر انھیں مل گیا ہے۔

تشریح: حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے سرزمینِ عرب جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ تہذیب و شائستگی کا نام ونشان نہ تھا۔ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار رہتے تھے۔ نہ ہی کسی کی عزت محفوظ تھی اور نہ ہی جان مال کو کسی قسم کا تحفظ حاصل تھا۔ باپ اپنی سگی

http://www.office.com.pk

بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی حالتِ زار پر رحم آیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے آنحضرت ﷺ کو پیدا فرمایا۔ بقول شخصے

ہے دل میں تمنا کا شرف جن کے سبب سے
وہ فخرِ رُسل شافعِ اُمت ہوئے پیدا

بھٹکی ہوئی انسانیت کو سراغِ منزل مل گیا۔ زندگی گزارنے کے طور طریقوں سے آشنائی ہوئی۔ شاعر لوگوں کو مبارک باد دیتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ لوگوں کو مبارک ہو کہ آپ کو اپنی حقیقی منزل کا نشان معلوم ہو گیا ہے۔ حضرت خضرؑ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ خشکی اور تری میں بھولے بھٹکے انسانوں کو منزل کا نشان بتاتے ہیں۔ آپ ﷺ ان سے سو گنا زیادہ بہتر ہیں کیوں کہ آپ ﷺ نے امت کو جو راستا بتایا پہلے خود اس پر چلے۔ آپ ﷺ نے امت کے لیے آسانیاں فراہم کیں۔

حل مشقی سوالات

1- **مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:**

(الف) نعت کے پہلے شعر میں حضور ﷺ کی کون سی صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: نعت کے پہلے شعر میں بتایا گیا ہے کہ نبی پاک ﷺ اس دنیا میں بھی اور دوسری دُنیا میں بھی ہمارے مددگار ہیں۔ آپ ﷺ امانت دار ہیں یعنی لوگوں کی امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور لوگوں کا غم بانٹنے والے یعنی غم گسار ہیں۔

(ب) دوسرے شعر کے مطابق کس کو سکون ملا ہے؟

جواب: دوسرے شعر کے مطابق غریبوں کی جان کو سکون ملا ہے۔

(ج) انسان کو انسان کا عرفان ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: عرفان کا مطلب ہوتا ہے پہچان، شناخت۔ اصل میں عرفان اللہ تعالیٰ کی پہچان

http://www.office.com.pk

کو کہتے ہیں۔ انسان کو انسان کا عرفان ہونے کا مطلب ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کو پہچان رہا ہے۔ وہ اپنے فرائض سے آگاہ ہو رہا ہے۔ وہ اس بات کو پہچان رہا ہے کہ ایک انسان کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کا مقصد کیا ہے۔ وہ اپنے مرتبے کو پہچان رہا ہے۔ حضور ﷺ نے انسانوں کو اس بات سے روشناس کروایا کہ آپ کی پیدائش کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ یہی آپ کے لیے بہتر ہے۔

(د) شاعر کے نزدیک حضور ﷺ کا پیغام کیا ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک حضور ﷺ کا پیغام محبت کرنے کا اصول ہے۔ یعنی آپ ﷺ کا پیغام ہے کہ دوسروں سے اچھے طریقے سے پیش آؤ۔ کسی کو دکھ، یا تکلیف نہ دو بلکہ آپس میں پیار اور محبت سے رہو۔

(ہ) نعت کے آخری شعر میں خضر سے کون سی ہستی مراد ہے؟

جواب: نعت کے آخری شعر میں خضر سے مراد ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی ہستی ہے۔ جس طرح حضرت خضر علیہ السلام بھٹکے ہوؤں کی راہ نمائی فرماتے تھے۔ اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات نے بھٹکی ہوئی انسانیت کی راہ نمائی فرمائی۔ لوگ اللہ وحدہ' لاشریک کو بھول کر خود ساختہ بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے تھے۔ ہر طرف ظلم وستم کا بازار گرم تھا۔ لوگ جہنم کے سزا وار ٹھہر چکے تھے۔ آپ ﷺ نے بھٹکی ہوئی انسانیت کی راہ نمائی فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پہچان کرادی۔ اس طرح لوگ جہنم کی آگ سے بچ گئے اور جنت کے حق دار بن گے۔

-2 نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: دیکھیے خلاصہ

-3 متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) یہ نعت کس شاعر کا ہدیۂ عقیدت ہے؟

http://www.office.com.pk

(iii) احسان دانش (iv) ماہرالقادری

(ب) متن کے مطابق محبوبِ پروردگار کا پیغام کیا ہے؟

(i) اصولِ محبت (ii) غم گساری

(iii) امانت داری (iv) غریب نوازی

(ج) اب انسان کو کس کا عرفان حاصل ہوگا؟

(i) خدا تعالیٰ کا (ii) حقائق کا

(iii) کائنات کا (iv) انسان کا

(د) زمانے کو منزل کے مبارک ہونے کی نوید کیوں دی گئی ہے؟

(i) کامل رہنما کے آنے سے (ii) غم گسار کی آمد کی وجہ سے

(iii) انساں کا عرفان ہونے سے (iv) اک خضرِ صدراہ گزار کی آمد کی وجہ سے

(ہ) پیغمبرِ ذی وقار کے چراغِ محبت کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

(i) روشن تر ہوگا (ii) ہمیشہ روشن رہے گا

(iii) کبھی نہیں بجھے گا (iv) اس کی روشنی اور پھیلے گی

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(iii)	(ب)	(i)	(ج)	(iv)	(د)	(iv)
(ہ)	(iii)						

4- درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں:

عالم، سکوں، عرفان، محبت، منزل

جواب: عَالَم، سُکُوں، عِرفان، مَحَبّت، مَنزِل

5- الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

غم گسار، قرار، یقین، پیغام، ذی وقار

http://www.office.com.pk

الفاظ	جملوں میں استعمال
غم گسار	حضرت محمد ﷺ سب کے غم گسار ہیں۔
قرار	گمشدہ بچہ ملنے پر ماں کی بے قراری کو قرار آ گیا۔
یقین	یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
پیغام	ع میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے
ذی وقار	صدرِ ذی وقار نے تقریر میں اوّل آنے والے طالب علم کو انعام دیا۔

-6 **درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیے:**

اصول، اعتبار، چراغ، عرفان، راہ گزار

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اصول	طریقہ، سلیقہ	اعتبار	بھروسا
چراغ	دِیا	عرفان	پہچان، شناخت، معرفت
راہ گزار	گزرگاہ، راستا		

-7 **مناسب لفاظ چن کر مصرعے مکمل کریں:**

(الف) بجھے گا نہ جس کا ــــــــ محبت

(ب) ــــــــ ہو گیا ہے، قرار آ گیا ہے

(ج) اب انساں کو انساں کا ــــــــ ہو گا

(د) ــــــــ کو اب اپنی منزل مبارک

جوابات

(الف) بجھے گا نہ جس کا چراغِ محبت

(ب) سکوں ہو گیا ہے، قرار آ گیا ہے

(ج) اب انساں کو انساں کا عرفان ہو گا

(د) زمانے کو اب اپنی منزل مبارک

http://www.office.com.pk

8- نعت کے متن کو مدنظر رکھ کر کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملایئے:

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
امداد گار	پیغام	غم گُسار
اُصولِ محبت	رہ گزار	پیغام
یقیں	غم گُسار	اعتبار
خضر	عرفان	رہ گزار
انساں	اعتبار	عرفان

سرگرمیاں

1- طلبہ میں نعت خوانی کا مقابلہ کرایا جائے۔

جواب: اساتذہ کرام طلبہ میں نعت خوانی کے مقابلے کا اہتمام کریں۔ خوش الحانی اور درست ادائیگی سے نعت پڑھنے والے طلبہ و طالبات کو انعام دیا جائے اور دوسروں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

2- ہر طالب علم اپنی پسند کا ایک نعتیہ شعر خوش خط لکھ کر اپنے استاد کو دکھائے۔

جواب: چند نعتیہ اشعار

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
(مولانا ظفر علی خاں)

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں ، وہی فرقاں ، وہی یٰسیں ، وہی طٰہٰ
(علامہ اقبال)

نعت اس نبیؐ کی جس نے پیغامِ حق سنایا

http://www.office.com.pk

انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا

(محشر رسول نگری)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مُرادیں غریبوں کی بر لانے والا

(مولانا الطاف حسین حالی)

مدینے دل و روح و جاں لے کے جاؤں
محبت کا سارا جہاں لے کے جاؤں

(بہزاد لکھنوی)

میں سجدہ کروں یا کہ دل کو سنبھالوں
محمدؐ کی چوکھٹ نظر آ رہی ہے

(مسلم خیالی)

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں
غم خوار محمدؐ کی ہے ذات مدینے میں

(عبدالستار نیازی)

3- نعت پڑھنے اور سننے کے آداب خوش خط لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کیے جائیں۔

جواب: طلبہ نعت پڑھنے اور سننے کے آداب نوٹ کریں اور انھیں ایک چارٹ پر خوش خط لکھوا کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

نعت پڑھنے اور سننے کے آداب

نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف بیان کی گئی ہو، اس لیے اسے سننے اور پڑھنے کے کچھ آداب ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

http://www.office.com.pk

-1 نعت پڑھنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کا جسم اور لباس پاک صاف ہو۔

-2 وہ نعت پڑھنی چاہیے جس کے الفاظ بخوبی یاد ہوں۔ نعت میں اپنی طرف سے کوئی لفظ شامل نہیں کرنا چاہیے۔

-3 نعت خاموشی سے سننی چاہیے۔

-4 جب کوئی دوسرا نعت پڑھ رہا ہو تو آپس میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

-5 اگر پڑھی جانے والی نعت آپ کو بھی زبانی یاد ہو تو آپ زیرِ لب اسے پڑھ سکتے ہیں مگر اونچی آواز میں نہیں پڑھنی چاہیے۔

-6 نعت کے اختتام پر جزاک اللہ اور ماشا اللہ کے الفاظ کہے جا سکتے ہیں لیکن نعت کے اختتام پر تالیاں نہیں بجانی چاہئیں۔

-7 نعت میں جہاں کہیں آپ ﷺ کا نامِ مبارک آئے تو زیرِ لب درود پڑھنا چاہیے یعنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کہنا چاہیے۔

-4 چند اور نعتیں تلاش کریں اور جماعت کے کمرے میں دیگر طلبہ کو سنائیں۔

جواب: مجھے امیر مینائی کی یہ نعت بہت پسند ہے۔

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے
خاک چھانیں تو رہِ عشقِ نبی ﷺ میں چھانیں
ذرّے ذرّے سے یہاں بوئے وفا آتی ہے
غمِ احمدؐ میں مرے دل سے نکلتا ہے دھواں
یا اُمنڈتی ہوئی قبلہ سے گھٹا آتی ہے
روضۂ پاک میں سب ضبطِ نَفَس کرتے ہیں
اس گلستاں میں دبے پاؤں صبا آتی ہے
آپ ﷺ کے عشق میں مرنا بھی عجب دولت ہے
"فَادْخُلُوْا" کی درِ جنت سے صدا آتی ہے

http://www.office.com.pk

جب میں جاتا ہوں تو اس روضۂ اقدس سے امیرؔ
پھول دامن میں بھرے بادِ صبا آتی ہے

اساتذہ کرام کے لیے

-1 طلبہ کو نعت پڑھنے اور سننے کے آداب بتائے جائیں۔

جواب: دیکھیے سرگرمی نمبر 3

-2 طلبہ کو ذہن نشین کرائیں کہ حضور ﷺ کا اسمِ گرامی سنیں تو درود پڑھنا لازم ہو جاتا ہے۔

جواب: ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمارے نبی کا نام حضرت محمد ﷺ ہے۔ آپ ﷺ سے عقیدت ہر مسلمان کے دل میں ہوتی ہے۔ جس سے عقیدت ہو اس کی ہر بات پیاری لگتی ہے۔ جب آپ ﷺ کا نامِ مبارک لیا جائے یا کسی دوسرے کی زبانی سنا جائے یا پھر کہیں لکھا ہوا دیکھا جائے تو ہر مسلمان کے لیے لازم ہے، کہ درود پڑھے۔ درود یہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

-3 چند بڑے نعت گو شعرا کا تعارف کرایا جائے۔

جواب: اردو کے چند بڑے نعت گو شاعر

امیر مینائی

امیر مینائی کا نام امیر احمد ہے۔ تخلص بھی امیر ہے۔ ایک صوفی بزرگ شاہ میناؒ کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے مینائی کہلاتے ہیں۔ والد کا نام کرم محمد یا کرم احمد تھا۔ وہ ایک عالم فاضل آدمی تھے۔ امیر مینائی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ پھر فرنگی محل کے علماء سے بھی استفادہ کیا۔ شاعری کا ذوق و شوق امیر کو بچپن ہی سے ہو گیا تھا۔ وہ اپنے دور کے ایک معروف شاعر ظفر علی اسیر کے شاگرد ہو گئے اور کچھ ہی عرصے بعد شاعری میں اس قدر نام پیدا کر لیا کہ اپنے استاد سے بھی بڑھ گئے۔ انھوں نے بے شمار نعتیں لکھی ہیں۔

ظفر علی خاں

آپ سیالکوٹ کے ایک گاؤں کوٹ میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وزیر

http://www.office.com.pk

آباد میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان پٹیالہ سے پاس کیا۔ اس کے بعد علی گڑھ کالج میں داخلہ لے لیا۔ ایف۔اے کرنے کے بعد ریاست جموں و کشمیر میں محکمہ ڈاک میں ملازم ہوگئے۔ ان کے والد مولوی سراج الدین بھی وہیں ملازم تھے۔ زیادہ دیر تک ملازمت کو نہ نبھا سکے اور اسے چھوڑ کر دوبارہ علی گڑھ کالج میں داخل ہوگئے اور وہاں سے کامیابی کے ساتھ بی۔اے کرلیا۔ کچھ عرصہ دکن میں ملازمت کی۔ آپ کی نعتوں میں حضور ﷺ سے بڑی عقیدت مندی کا اظہار نظر آتا ہے۔ آپ ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ برجستہ اور فی البدیہہ شعر کہنے میں یکتا تھے۔ شاعری کے فن اور زبان و بیان پر پوری قدرت رکھتے تھے۔ اگرچہ آپ کی شاعری کا بڑا حصہ سیاست پر ہے جس کی اہمیت عارضی اور وقتی ہوتی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ فن شعر کے اعتبار سے آپ کا کلام بہت بلند پایہ ہے۔

ماہر القادری

ماہر القادری 1907 ء میں ریاست حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ اصل نام منظور حسین ہے۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی آگئے اور عمر کا زیادہ حصہ یہیں گزرا۔ ابتدا ہی سے دینی مزاج کے حامل تھے چوں کہ سلسلہ قادریہ سے نسبت تھی اس لیے القادری ادبی نام کا مستقل حصہ بنایا۔ ماہر القادری کو شاعری وراثت میں ملی تھی۔ ان کے والد محمد معشوق علی مشہور ادیب اور شاعر تھے اور ظریف تخلص کرتے تھے۔ ماہر القادری نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے مدرسے میں حاصل کی البتہ فارسی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ باقاعدہ تعلیم میٹرک تک حاصل کی لیکن نجی طور پر بے شمار کتب کا مطالعہ کر کے اپنی تعلیمی اور ادبی استعداد کو بڑھایا۔ 1978 ء میں مکہ مکرمہ میں ایک مشاعرے کے دوران میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے اور وہیں آسودۂ خاک ہوئے۔ آپ کا یہ شعر زبان زدِ خاص و عام ہے۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

http://www.office.com.pk

ان کے علاوہ نعت کے اہم شعرا میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ، مولانا الطاف حسین حالی، احمد ندیم قاسمی، حفیظ تائب، بہزاد لکھنوی وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

علاوہ ازیں چند غیر مسلم نعت گو شاعر بھی ہیں جنھوں نے بڑی عقیدت سے نعت لکھی ہے۔ غیر مسلم نعت گو شاعر درج ذیل ہیں۔

دیا شنکر نسیم، کشن پرشاد شاد، ہری چند اختر، دلورام کوثری، عرش ملسیانی، تلوک چند محروم، جگن ناتھ آزاد وغیرہ

طلبہ کو درج ذیل احادیثِ مبارکہ سنائی جائیں۔

الف۔ **ترجمہ:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ب۔ **ترجمہ:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کوئی مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے، اس وقت تک فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔

○ اساتذہ کرام بچوں کو ان احادیث کے بارے میں بتائیں اور انھیں درود پاک پڑھنے کی تلقین کریں۔

اہم معروضی سوالات

سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

(الف) امداد گار آ گیا ہے:

(i) عرب کا (ii) عجم کا
(iii) دنیا کا (iv) دو عالم کا

(ب) سکون ہو گیا ہے:

(i) غریبوں کی جاں کو (ii) ہر چھوٹے بڑے کو
(iii) ٹریفک کے شور سے (iv) جانوروں کے خوف سے

(ج) نعت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے:

(i) اصولِ تجارت (ii) اصولِ محبت
(iii) اصولِ فطرت (iv) اصولِ محنت

http://www.office.com.pk

(د) انسان کو انسان کا حاصل ہوگا:

(i) سرمایہ (ii) علم

(iii) عرفان (iv) درد

(ہ) ایسی نظم جس میں نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف کی جائے کہلاتی ہے:

(i) حمد (ii) نعت

(iii) منقبت (iv) قصیدہ

(و) بھولے بھٹکے لوگوں کو راہ دکھاتے ہیں:

(i) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ii) حضرت ایوب علیہ السلام

(iii) حضرت خضر علیہ السلام (iv) حضرت یوسف علیہ السلام

(ز) نصاب میں شامل نعت کے شاعر ہیں:

(i) جوش ملیح آبادی (ii) بہزاد لکھنوی

(iii) حفیظ جالندھری (iv) احسان دانش

(ح) ''محبوبِ پروردگار'' سے مراد ہے:

(i) تمام فرشتے (ii) حضرت آدم علیہ السلام

(iii) حضرت محمد ﷺ (iv) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(ط) اب اپنی منزل مبارک ہو:

(i) ہر بھٹکے ہوئے انسان کو (ii) ہر راہی کو

(iii) صبح سفر کرنے والے کو (iv) زمانے کو

(ی) ''امین'' کا مطلب ہے:

(i) امانت دار (ii) امن والا

(iii) بخشا ہوا (iv) عمل کرنے والا

جواب

(الف)	(iv)	(ب)	(i)	(ج)	(ii)	(د)	(iii)
(ہ)	(ii)	(و)	(iii)	(ز)	(iv)	(ح)	(iii)
(ط)	(iv)	(ی)	(i)				

http://www.office.com.pk